136

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۵ رمضان ۱۳۹۱ھ، ۲۶ اخاء ۱۳۵۰ ہش، ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۴ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزاماً دعائیں کرتے رہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ناسازیٔ طبع کے باعث بغرض علاج گزشتہ دنوں راولپنڈی تشریف لے گئے تھے۔ آپ تاحال وہیں مقیم ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم شیخ محمد اقبال صاحب نے کوئٹہ سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

میرے والد محترم قریشی عبدالعزیز صاحب میڈیکل پریکٹیشنر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ شدید بیمار ہیں اور لاہور میں میرے پاس زیر علاج ہیں۔ احباب سے اُن کی صحت کے لئے دردمندانہ درخواست دُعا ہے۔

(عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ رحمان پورہ لاہور)

مربیان سلسلہ احمدیہ متوجہ ہوں

امسال ۷۲-۱۹۷۱ء میں اس وقت تک مربیان کی طرف سے فارم ہائے عارضی وقف بہت قلیل تعداد میں موصول ہوئے ہیں۔ مربی صاحبان کو چاہیئے کہ پوری محنت اور تندہی سے اس طرف توجہ دیں۔ اور جلد فارم پُر کرکے نظارت کو بھجوائیں تاکہ وفود کا تسلسل قائم رہے۔

جزاکم اللہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں فی الحال صرف اتوار کو ہوسکیں گی۔

ملاقات کا وقت ۹ تا ۱۱ بجے صبح ہوگا۔ ملاقات کے لئے احباب اپنے نام دفتر میں ۸½ صبح لکھوانے کے لئے تشریف لائیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رمضان المبارک تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں

صحیح معنوں میں روزہ رکھنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم مقرر کر رکھا ہے

"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کُھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سُنّت اہلِ بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان منّا اھل البیت۔ سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی۔ اور یہ اپنا کام رِفق سے کرے گا، نہ کہ شمشیر سے، اور میں جب مشرب حسینؓ پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی، بلکہ مشرب حسنؓ پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی، تو میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جا رہے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا۔ اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔ ؎

نشاط نوجوانی تا بہ سی سال ❊ چہل آمد فرو ریزد پر و بال

اب جب سے چالیس سال گزر گئے دیکھتا ہوں کہ وہ بات نہیں۔ ...... چالیس سال کے بعد حرارت غریزی کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ خون کم پیدا ہوتا ہے اور انسان کے اوپر کئی صدمات رنج و غم کے گزرتے ہیں۔ اب کئی دفعہ دیکھا ہے کہ اگر بھوک کے علاج میں زیادہ دیر ہو جائے تو طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ر اخاء ۱۳۵۰ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کی مخصوص عبادات اور ان کا فلسفہ

گزشتہ شمارہ میں ہم نے اِس امر کو واضح کیا تھا کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اور وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ اور وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ کی رُو سے رمضان کے روزوں اور اِس ماہ مبارک کی دیگر مخصوص عبادت کی تین بنیادی اغراض ہیں **اوّل** یہ کہ ان کے نتیجہ میں ہم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کر کے صحیح معنوں میں متقی بنیں۔ **دوم** یہ کہ ہم قرآن جیسی کامل و مکمل اور اکمل شریعت عطا ہونے پر اپنے قول و فعل سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت کا اقرار کریں۔ **سوم** یہ کہ ہم رمضان کی عظیم الشان برکات اور ان برکات کے نتیجہ میں ملنے والے انعامات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اگر ہم رمضان کی مخصوص عبادات کے نتیجہ میں تقویٰ، ذکرِ الٰہی اور شکرگزاری کے اوصاف سے پوری طرح متصف ہو جاتے ہیں تو یہ اِس بات کی علامت ہو گی کہ ہم نے رمضان سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھایا ہے اور ہم بفضل اللہ تعالیٰ اِس امتحان میں کامیاب رہے ہیں۔

جب ہم رمضان کے روزوں اور دیگر مخصوص عبادات اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات پر غور کرتے ہیں تو یہ امر عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ یہ جملہ عبادات مقرر ہی اس لئے کی گئی ہیں کہ ان کے نتیجہ میں ہم تقویٰ اللہ ذکرِ الٰہی میں شغف اور شکرگزاری کے اوصاف سے متصف ہو کر اللہ تعالیٰ کے صحیح معنوں میں فرمانبردار بندے بنیں۔ جہاں تک رمضان کے روزوں کا تعلق ہے ان کی بنیادی غرض یہ ہے کہ ہم حصولِ رضائے الٰہی کی خاطر نہ صرف اُن چیزوں اور افعال سے مجتنب رہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے بلکہ جو چیزیں حلال کی گئی ہیں خدائی حکم کی تعمیل میں وقتی طور پر ان سے بھی کنارہ کش ہو جائیں۔ اور تقویٰ نام ہی اُس قلبی کیفیت کا ہے جس کے زیرِ اثر انسان اللہ تعالیٰ سے ڈر کر خفیف سے خفیف برائی کے ارتکاب سے بھی بچتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر ہر نیکی بجا لاتا ہے خواہ ایسا کرنے میں اسے وقتی طور پر حلال چیزوں کو بھی اپنے پر حرام کرنا پڑے۔ روزوں کو ان کی پوری شرائط کے ساتھ رکھنے اور پورا کرنے کے نتیجہ میں ایک مومن کا تقویٰ اللہ کے وصف سے متصف ہونا ایک لازمی امر ہے۔

جہاں تک قرآن ایسی کامل و مکمل اور اکمل ترین شریعت عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید کرنے اور اس کی کبریائی کا اعتراف کرنے کا تعلق ہے، رمضان کا بابرکت مہینہ نزولِ قرآن کی سالگرہ کے طور پر ہی مقرر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ خود قرآن مجید کی آیت شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۶) سے صاف عیاں ہے۔ اِسی لئے رمضان کے مہینہ میں بکثرت قرآن مجید کی تلاوت کرنے، قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے کی تاکید کی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرتے تھے اور رمضان میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ کے ساتھ مل کر قرآن مجید کا دَور مکمل کیا کرتے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ صرف خود بکثرت قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین فرمایا کرتے تھے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت سے کبھی غافل نہ ہوں۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا قرآن مجید ہمیشہ پڑھتے رہو کیونکہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قرآن آدمیوں کے سینوں سے بندھے ہوئے اُونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے۔ اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کو بکثرت پڑھنے اور اس کے علوم حاصل کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کا اونٹ بندھا ہوا ہو، اگر وہ اس کی نگہبانی کرے گا تو اُسے روکے رکھے گا۔ اور اگر اُسے چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔ اِسی لئے وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ کے تحت علی الخصوص رمضان میں قرآن مجید کی بڑی کثرت کے ساتھ تلاوت کرنے اور اس کے علوم و معارف پر غور کرنے کی تاکید کی گئی ہے تاکہ ایسی کامل و مکمل اور اکمل ترین شریعت عطا ہونے پر دل میں اِس کی صحیح قدر پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید کے ذریعہ عملاً اس کی کبریائی کا اعتراف کیا جائے۔ اسی غرض کے ماتحت رمضان میں بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔

رمضان کی تیسری غرض اللہ تعالیٰ کے انعاموں پر نہ صرف زبان بلکہ عمل سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ عملاً شکرگزاری کے اظہار کے طور پر ہی رمضان میں خاص تعہد اور التزام سے نماز تہجد ادا کی جاتی ہے۔ نماز تہجد کی بنیادی غرض جیسا کہ ایک حدیث سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات پر اس کا شکر ادا کرنا ہی ہوتی ہے۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں اِس قدر قیام فرماتے تھے کہ آپؐ کے دونوں پاؤں یا آپؐ کی دونوں پنڈلیاں ورم کر جاتی تھیں۔ اگر آپؐ سے کہا جاتا کہ اِس قدر عبادت نہ کیجئے تو آپؐ فرماتے اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔ اِس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر حقیقی شکرگزاری کا تقاضا یہ ہے کہ انسان فرض نمازوں پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کرنے کی عادت ڈالے۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کی ایک غرض یہ ہے کہ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنو۔ یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی جب تک رمضان میں روزے رکھنے کے علاوہ خاص تعہد اور التزام کے ساتھ پوری باقاعدگی سے تہجد ادا نہ کی جائے۔ اِسی لئے رمضان کے مہینہ میں روزوں کے ساتھ باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کرنے پر خاص زور دیا گیا ہے۔

الغرض رمضان میں روزے رکھنے اور بکثرت قرآن مجید کی تلاوت کرنے، اوقات کو زیادہ سے زیادہ ذکرِ الٰہی میں بسر کرنے اور خاص تعہد اور التزام کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے کی ہدایت اسی لئے کی گئی ہے تاکہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ۔ اور وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ کے تحت رمضان کی تینوں بنیادی اغراض بہ تمام و کمال پوری ہو سکیں۔ یہی رمضان کی مخصوص عبادات کی اصل غرض و غایت ہے اور اسی لئے ایک مسلمان کے واسطے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی اس کی جملہ مخصوص عبادات کے بجالانے میں ہمہ تن مصروف ہو جائے تا وہ تقویٰ اللہ، ذکرِ الٰہی میں شغف اور شکرگزاری کے عملی اظہار کے اوصاف سے اِس طرح متصف ہو سکے کہ رمضان گزرنے کے بعد بھی اُس کے یہ اوصاف قائم و دائم رہیں اور وہ رمضان کے بعد بھی تقویٰ سے پوری طرح مزین رہتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت، ذکرِ الٰہی میں شغف اور نماز تہجد کی بالالتزام ادائیگی سے کسی حال میں بھی غافل نہ ہو تاکہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کے تحت اُس پر ہمیشہ ہی افضال و انعامات کی پہلے سے بڑھ کر بارش ہوتی رہے۔

آجکل ہم رمضان کے نہایت بابرکت مہینے میں سے گزر رہے ہیں۔ ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم رمضان کی جملہ عبادات ایسے رنگ میں بجا لائیں کہ ہم اُن بنیادی اوصاف سے پوری طرح متصف ہو سکیں جنہیں ہم سطور بالا میں واضح کر آئے ہیں اور جن سے مومنوں کو دوامی طور پر مزین کرنے کی غرض سے رمضان کا مہینہ مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز تہجد میں غفلت کی وجہ اور اس کا علاج

تہجد میں بالعموم لوگوں سے غفلت ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس غفلت کی وجہ بیان کر کے یہ بھی بتایا ہے کہ اسکے علاج کا طریق کیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:-

"يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ وَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ" یعنی تم میں سے ہر ایک کی پشتِ سر میں شیطان تین گرہیں دیدیتا ہے۔ جب وہ سونے لگتا ہے تو ہر گرہ میں یہ پڑھ کر پھونک دیتا ہے کہ ابھی بہت رات ہے سو رہو۔ پھر جب وہ بیدار ہوا اور آنکھ کھلتے ہی اس نے اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اور اگر اس نے اُٹھ کر وضوء کر لیا تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پھر اگر اُس نے نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اور صبح کو وہ طیب نفس ہو کر دل شاد اُٹھتا ہے۔ بصورت دیگر وہ بڑی بےدلی اور کسل مندی کے ساتھ اُٹھتا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کی اپنی طبیعت کا کسل ہی نماز تہجد میں غفلت کا باعث ہوتا ہے اور اس کسل کے تحت ہی وہ یہ کہہ کر ابھی بہت رات باقی ہے سویا رہتا ہے اور تہجد کیلئے نہیں اٹھتا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ انسان آخری حصّہ شب میں جب بھی آنکھ کھلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوا فوراً اٹھ کھڑا ہو اور وضوء کر کے نوافل ادا کرے۔ ایسے وقت میں جبکہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے نفس کا مقابلہ کرنے اور شیطان کو شکست دینے کا یہی ایک طریق ہے اور اسی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس حدیث میں تاکید فرمائی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے فیوض و فضائل پر خطبہ نبویؐ

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات مبارکہ اپنے اندر روحانیت نورانیت اور جاذبیت لئے ہوئے ہیں اور قلوب پر ان مبارک کلمات کا نمایاں اور خاص اثر ہوتا ہے۔ آنحضرت کے دلی کلام اور زبان کا جہاں ساحرانہ اثر ہے وہاں وہ خیر الکلام ما قل ودل کا مصداق بھی ہے۔ کیا ہی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطبہ ہے جو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے سامنے دیا۔ اور جس کا ایک ایک لفظ صحابہ کے سینوں میں محفوظ رہا اور پھر ہم تک پہنچا۔ یہ خطبہ جو رمضان المبارک کی برکات اور اس کے فضائل کا حامل ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان المبارک کے آخری روز ارشاد فرمایا تھا قارئین الفضل کے سامنے پیش خدمت ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهِ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کے آخری دن حضرت رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا اے دوستو! تم پر ایک قابل عظمت و برکت مہینہ چڑھ رہا ہے۔ اس مبارک ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے بطور فرض کے مقرر کئے ہیں۔ اس کی راتوں میں کھڑے ہونا (تراویح اور تہجد کی نماز) نفلی عبادت موجب ثواب ہے جو شخص بھی اس ماہ میں اللہ کی رضا اور قرب کے حصول کے لئے نیکی کی کوئی خصلت بھی اختیار کریگا تو اس کو دوسرے فرائض کے برابر اس کا ثواب ملے گا۔ اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے وقت کے ستر فرضوں کے برابر ملے گا۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی کا مہینہ ہے اور یہی وہ ماہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس کسی نے اس ماہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرائی تو اس کے لئے گناہوں سے مغفرت اور دوزخ کی آگ سے آزادی ہوگی اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اس روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی —— حضور انور سے عرض کیا گیا کہ ہم میں سے ہر ایک کو افطاری کرانے کی سہولت میسر نہیں ہے (یعنی فقراء اس ثواب سے محروم رہیں گے) اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا جو صرف تھوڑے سے دودھ یا لسی یا پانی کے گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا اور جو کسی روزہ دار کو سیر کر کے کھانا کھلا دے اس کو خدا تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مکمل سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائیگا اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ موجب رحمت ہے اور درمیانی حصہ باعث مغفرت ہے اور اختتام دوزخ کی آگ سے آزادی ہے اور جو آدمی اس مہینہ میں اپنے نوکروں و مزدوروں کے کام میں تخفیف یعنی کمی کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کے سامان کرے گا۔ اور اس کو آتشِ جہنم سے آزادی بخشے گا۔

تشریح:۔ اس خطبہ مبارکہ کا ایک ایک لفظ نورانیت اور روحانی تاثیر کو لئے ہوئے ہے حضور نے اس مہینہ کو مبارک مہینہ فرمایا ہے۔ مگر کن کے لئے؟ جو اعمال صالحہ بجا لا کر خدا تعالیٰ کی برکتوں کے وارث ہوتے ہیں۔ رحمت خداوندی اپنے بندوں کو تلاش کرتی ہے اور برکتوں سے مالامال کئے جاتے ہیں اس مہینہ میں ایک رات لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے کیونکہ اس رات میں ہی قرآن کریم کا نزول ہوا۔ اس مبارک مہینہ کی عظمت و شوکت اسی سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید خدا تعالیٰ نے اسی ماہ میں نازل فرمایا۔ ہاں وہ کلام ربانی جو کائنات عالم کے لئے رحمت و سعادت کا پیغام ہے وہ پیغام ربانی جو مشرق و مغرب میں بسنے والوں کے لئے سرچشمہ ہدایت ہے اور تمام فرزندانِ آدم کے لئے پیغام حیات ہے اور تمام فرزندان توحید کے لئے مکمل دستور حیات ہے اور قرآنی احکام اسلامی معاشرہ میں بمنزلہ ضابطہ حیات کے ہیں یہ قرآن کریم دستور اسلام ہے جو مسلمانوں کے لئے آب حیات ہے اور اسلامی تہذیب و تمدن کے قیام کے لئے بمنزلہ قندیل کے ہے۔ یہ عظیم الشان اور جاہ و جلال والا بین الاقوامی مقدس صحیفہ ہے جس کے بتلائے ہوئے اصول سے ہی دنیا میں امن کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور یہ رمضان المبارک دراصل قرآن کریم کی سالگرہ منانے کا مہینہ ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول عوام کی ہدایت کے لئے ہوا جس میں ہدایت اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے کے واضح دلائل موجود ہیں۔

اس حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اس مہینہ کا ابتدائی حصہ رحمت اور درمیانی باعث مغفرت اور آخری حصہ دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ماہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرنے والے تین طرح کے آدمی ہوتے ہیں:۔

ا۔ جو تقویٰ کی راہوں پر قائم ہوتے ہیں اور گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں اور معمولی سی غلطی کے وقت بھی یہ لوگ اپنی غلطیوں اور لغزشوں کا اعتراف کر لیتے ہیں تو ایسے بندوں پر شروع دن سے ہی اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور نوازشات کی بارش برسنی شروع ہو جاتی ہے اور وہ اس موسمی بارش سے کماحقہ مزید فائدہ اٹھاتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے ابتدائی حصہ رمضان المبارک باعث رحمت ہے

ب۔ جو لوگ نیکی میں درمیانی حیثیت رکھتے ہیں اور ذکر الٰہی اور دوسرے اعمال صالحہ سے اپنی کمی کو پورا کر لیتے ہیں رمضان کے درمیانی حصہ میں ایسے اشخاص کے متعلق بھی مغفرت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔

ج۔ تیسرا گروہ ان اشخاص اور طبائع کا ہوتا ہے جو بالکل ہی گئے گذرے ہوتے ہیں اور ان کی اخلاقی حالت ناگفتہ بہ ہوتی ہے۔ ایسے لوگ بھی جب رمضان کے ابتدائی اور درمیانی حصہ کے روزے رکھ لیتے ہیں اور رمضان کے احکام و آداب سے کسی حد تک اپنے آپ کو رنگین کر لیتے ہیں تو تلافی مافات کر چکنے کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے لئے دوزخ کی آگ سے نجات کا فیصلہ کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ اس خوبی پر قائم رہیں۔ کیا ہی بشارت ہے ہر فرزند اسلام کے لئے۔ انتہائی بدقسمت وہ شخص ہے جو اس ماہ مبارک میں اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ ایسے لوگ ہمیشہ غضب الٰہی کے نیچے ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے نفس کی خواہشات میں مصروف رہتے ہیں۔

روزہ افطار کرانا بھی بڑی نیکی ہے۔ اس سے جہاں تعلقات محبت و مودت بڑھتے ہیں وہاں بغض و کینہ دور ہوتا ہے۔ نیز بخل جیسی روحانی بیماری کا ازالہ ہوتا ہے۔ افطاری کرانے سے فرحت و مسرت کی تقاریب پیدا ہوتی ہیں۔ رمضان کو غمخواری کا مہینہ اسلئے کہا گیا ہے کہ روزہ دار کو دوسروں کی تکالیف اور پریشانیوں

(باقی دیکھئے پہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنل قاضی محمد انور جان صاحب آف ہوتی مردان

(محترم مولوی محمد عمر خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد)

سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص اور فدائی رکن محترم کرنل قاضی محمد انور جان صاحب آف ہوتی مردان مورخہ ۱۶ ر اکتوبر کو وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۷۵ سال تھی۔

مرحوم محترم قاضی محمد عمر صاحب آف ہوتی کے خلف الرشید تھے۔ جن کی عمر اس وقت قریباً ۹۰ سال ہے اور بہت ہی ضعیف ہیں۔ انہوں نے اس سانحہ عظیم میں صبر کا بہت اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے۔ قاضی انور جان مرحوم کالج کے متعلق زمانہ میں نہ صرف تعلیمی قابلیت کے اعلیٰ مالک تھے بلکہ چوٹی کے کھلاڑی بھی تھے اور فن پہلوانی میں بھی مشتاق تھے اور بہت خوبرو اور مضبوط بدن کے جوان تھے۔ کننگھم صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحد جو کھیلوں کے اکثر مناظر کالج میں دیکھا کرتے تھے۔ ان کھیلوں کے دوران قاضی انور ان کی نظر میں جچ گئے اور ان ہی کی خاص توجہ سے آپ بطور لفٹیننٹ بھرتی ہوئے اور پھر کرنل کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ جنگ عظیم کے دوران ان کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں افواج ہند کے کمانڈر انچیف نے ان کو سند خوشنودی عطا کی۔ سال ۱۹۴۶ء اور ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے زلزلہ عظیم میں مسلمانوں نے قافلوں کو سکھوں کے خطرناک جتھوں سے بچایا اور ایک بچہ تک ضائع ہونے نہیں دیا۔ پاکستان بننے کے بعد بھی احسن کارکردگی کے عوض حکومت سے تمغہ قائد اعظم کا اعزاز عطا ہوا۔ اور گورنر مشرقی پاکستان کے ملٹری سیکرٹری کے عہدہ پر کافی عرصہ فائز رہے۔ سلسلہ کے فدائی تھے۔ سلسلہ کی طرف سے سپرد کی گئی۔ خدمات کو انتہا اعلیٰ طور پر سرانجام دیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی دستخطی سند خوشنودی مرحمت فرمائی۔ جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی تصدیق فرمایا ہے بڑے مخیر تھے۔ اپنی قرابت داری اور اخوت سلسلہ میں بڑی بلند نظری اور فراخ دلی سے ہاتھ بٹاتے رہے۔ بہت ہی نڈر جان باز جواں مرد تھے۔ رفالج گرنے سے عرصہ دو ماہ علاج میں گزرا۔ سی ایم۔ ایچ ہسپتال راولپنڈی میں داخل رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عرصہ قیام اسلام آباد میں دو مرتبہ اپنے خادم کی از راہ شفقت و ذرہ نوازی عیادت فرمائی اور اپنے خادم کے حوصلہ اور عزت کا باعث ہوئے۔ ۱۶ر اکتوبر کو ۱۲ بجے دن ان کی وفات ہوئی اور اسی دن ۵ بجے شام اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ خاکسار کو بھی بمقام مانسہرہ اطلاع ملتے ہی ۱۲۰ میل کا فاصلہ طے کر کے بعد دو رفقاء کے تدفین سے قبل پہنچنے کی توفیق مل گئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم جناب آدم خان صاحب امیر ضلع مردان نے بزبان پشتو انسانی پیدائش کی غرض و غایت پر ایک حقیقت افروز تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف بھی آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور خادم ہونے کی حیثیت سے کرایا اور فارسی زبان کے چند اشعار کا پشتو زبان میں ترجمہ سنایا۔ غیر از جماعت حضرات کا بھی کافی مجمع تھا اس تقریر کے بعد دعا کی گئی۔ کرنل صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیویاں اور پانچ بچے چھوڑے ہیں۔ قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم اور کرنل صاحب مرحوم ایک ہی خاندان سے ہیں۔

احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ جہاں ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ وہاں یہ بھی دعا کریں کہ ان کی اولاد اور خاندان کے دیگر افراد کو بھی ان جیسا اخلاص سلسلہ سے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

کرنل صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی میجر قاضی محمد اکبر جان جو عرصہ ۱½ ماہ سے غیر ممالک کی سیر کے لئے باہر گئے ہوئے تھے۔ اور عمرہ کرنے کی بھی ان کو توفیق ملی۔ مکہ مکرمہ میں انہوں نے خواب دیکھا کہ میرا لڑکا انور مر گیا ہے اور لوگوں کا مجمع ہمارے گھر جمع ہے۔ جس پر انہوں نے باقی سفر ختم کر کے وطن کی مراجعت کی۔ دو تین ہفتہ قبل وطن پہنچ گئے اور وہ منظر اپنے مددگار بھائی کی وفات کا دیکھا۔ اور خواب بعینہ پوری ہوئی۔

(بقیہ صفحہ ۳)

کا علم ہو جاتا ہے اسے اپنے سے کم حیثیت لوگوں کیساتھ حسن سلوک اور شفقت کے جذبات قدرتاً پیدا ہو جاتے ہیں غمخواری کا یہ کورس مکمل ایک ماہ جاری رہتا ہے اور انسان کے قلب و روح پر اپنے دائمی نقوش چھوڑتا ہے جو زائل نہیں ہو سکتے اور نفس مطمئنہ کا حصول ہوتا ہے اور اخلاق فاضلہ اور حسنہ سرزد ہوتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس ماہ مبارک کے برکات فیوض سے متمتع ہوتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے چوبیسویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

(۲)

۴ بج کر پانچ منٹ پر لجنہ اماء اللہ کی چوبیسویں مجلس شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا کارروائی کا آغاز حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ دعا کے بعد ایجنڈا کی تجاویز پر غور کیا گیا اور اہم فیصلے کئے گئے۔

بجٹ آمد و خرچ برائے سال آئندہ ۵۳۹۹۳ روپے منظور کیا گیا۔ نیز یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ لجنہ اماء اللہ کے قیام کی پچاس سالہ تقریب ۱۹۷۲ء کے سالانہ اجتماع پر منائی جائے اور اجتماع رمضان المبارک کی وجہ سے ماہ نومبر کے وسط میں منعقد کیا جائے۔

مجلس شوریٰ کے اجلاس کے دوران ناصرات الاحمدیہ کا دینی معلومات کا امتحان دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ہوا۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد تقریری مقابلہ (معیار سوم) شروع ہوا ہر مقررہ کو چار منٹ وقت دیا گیا۔ عناوین یہ تھے۔

۱۔ خلافت ثالثہ اور ارض بلال
۲۔ فلسفہ زکوٰۃ۔
۳۔ صحابیات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں۔

ججز کے فیصلے کے مطابق طاہرہ خان ربوہ اول۔ امۃ الکافی ربوہ دوم اور حامدہ البشریٰ راولپنڈی سوم قرار پائیں۔

سوا نو بجے شب انگریزی تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں ۹ مقررات نے حصہ لیا۔ وقت فی تقریر پانچ منٹ مقرر تھا۔

1- LEAP FOKWARD KOGRAMME BY KHALIFATUL MASIH III
2. MOHAMMAD (BF PEACE UPON HIM) THE LIBERATOR OF WOMEM.
3. OBJECJS OF LAJNA IMAILLAH.

منصفات کے فیصلے کے مطابق عفت خالق ربوہ اول۔ رفعت خالق ربوہ دوم۔ اور شاہدہ مبارکہ ربوہ سوم قرار پائیں۔

۱۰ر اکتوبر کو پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا العالی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے درس حدیث دیا جو ۲۵ منٹ جاری رہا۔

درس حدیث کے بعد مقابلہ حسن قرأت ہوا جس میں دس لڑکیاں شریک ہوئیں۔ محترم قاری صاحب کے فیصلہ کے مطابق ملیحہ تمکین لاہور اول۔ شاہدہ بشیر ربوہ دوم اور امۃ الکریم نزہت و جمیلہ بشیر ربوہ سوم قرار پائیں۔

اس کے بعد محترم سیکرٹری صاحبہ نمائش نے صنعتی نمائش کے بارہ میں ہدایات دیں اور نائب سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ نے شعبہ ناصرات کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اس کے بعد دینی معلومات کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ربوہ اسلام آباد، پشاور، سرگودھا۔ ربوہ اور راولپنڈی کی آٹھ ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس مقابلہ منصفات کے فیصلہ کے مطابق ربوہ کی ٹیم نمبر ۳ اور اسلام آباد کی ٹیم اول قرار پائیں۔ ربوہ کی ٹیم نمبر ۱ دوسرے نمبر اور سرگودھا کی ٹیم تیسرے نمبر پر آئی۔

دینی معلومات کے مقابلہ کے بعد محترمہ سیکرٹری صاحبہ تعلیم نے شعبہ تعلیم سے متعلق رپورٹ پڑھی جس کے بعد مردان، جھنگ، جہلم، بشیر آباد (سندھ) اسلام آباد۔ گوجرانوالہ اور پشاور کی نمائندگان نے حاضرات سے خطاب فرمایا۔

۱½ بجے بعد دوپہر تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے علمی، ورزشی اور صنعتی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والیوں میں انعامات تقسیم کئے اور اسناد خوشنودی مرحمت فرمائیں۔

اس کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے علاوہ دیگر قیمتی تربیتی اور تنظیمی نصائح کے مستورات کو پاکستان کی سالمیت و استحکام کے لئے خصوصاً اور تمام مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقیات، اتحاد اور ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے عموماً دعا کی تحریک کی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اجتماع میں آنے والی بہنوں اور بچیوں کو اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت دی گئی۔

صدقہ و خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

138

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۱۷

میں امیر النساء زوجہ غلام رسول صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۹ گھسیٹ پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۹ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ... ۱۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ... ۱۷۰ روپے
۳۔ زیور نقرئی نصف سیر ... ۱۶۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امیر النساء ساکن چک ۶۹ گھسیٹ پور ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور
گواہ شد: عبد الرحیم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پور
گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۲۰۵۱۸

میں فضل بی بی زوجہ محمد الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۹ گھسیٹ پور ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۹ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ... ۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: فضل بی بی چک ۶۹ گھسیٹ پور ضلع لائل پور۔ گواہ شد: عبد الرحیم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ضلع لائل پور
گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۲۰۵۱۹

میں سلیمہ بی بی زوجہ فضل نادر صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷۱ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ... ۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۷½ تولے مالیتی ... ۱۲۷۵ ″

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سلیمہ بی بی ساکن چک ۶۹/R.B ضلع لائلپور
گواہ شد: عبد الرحیم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ضلع لائلپور
گواہ شد: رحمت اللہ سیکرٹری مال گھسیٹ پورہ ″

مسل نمبر ۲۰۵۲۰

میں خالدہ پروین شاد زوجہ عبد القیوم صاحب شاد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۷۱ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ... ۲۰۰۰ روپے
۲۔ سنگر مشین مالیتی ... ۵۰۰ ″
۳۔ زیور طلائی وزنی چھ تولے مالیتی ... ۱۰۰۰ ″

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: خالدہ پروین شاد معرفت عبد القیوم شاد۔ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ فخر عالم روڈ پشاور صدر
گواہ شد: عبد القیوم شاد (خاوند موصیہ) ساکن پشاور
گواہ شد: فضل الرحمٰن سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ۔ پشاور۔

مسل نمبر ۲۰۵۲۶

میں بشیراں بیگم زوجہ فضل احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گھسیٹ پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷۱ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ... ۲۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولے مالیتی ... ۳۴۰/- ″

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: بشیراں بیگم ساکن چک ۶۹/R.B گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور
گواہ شد: عبد الرحیم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور
گواہ شد: رحمت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۵۲۷

میں عالم بی بی زوجہ فضل دین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷۱ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ... ۲۰۰ روپے
۲۔ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ... ۱۷۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ: عالم بی بی۔ ساکن چک ۶۹/R.B ضلع لائل پور
گواہ شد: عبد الرحیم امیر جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور
گواہ شد: رحمت اللہ سیکرٹری مال گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور۔

ٹنڈر نوٹس

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جو ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۰ہش

دسمبر ۱۹۷۱ء کو

ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے کے موقع پر مندرجہ ذیل سپلائی کے لئے

ٹنڈرز مطلوب ہیں:۔

۱۔ بڑا گوشت ۲۔ چھوٹا گوشت

اوقات دفتر میں شرائط وغیرہ دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں

ٹنڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۳۰/۱۰/۷۱ ہے۔

ناظم سپلائی جلسہ سالانہ ربوہ

ہمدردِ نسواں حبوب اٹھرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی ۲۰ روپے تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ وقفِ جدید اور ناصرات الاحمدیہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ۔ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل میں متعدد اعلانات سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ چندہ وقف جدید میں ابھی بہت کمی ہے ۔ یہ وہ مخصوص چندہ ہے جس کے پورا کرنے کی ذمہ داری ہمارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے بچوں اور بچیوں پر ڈالی ہے ۔ لیکن ابھی تک بچیوں میں اس چندہ کی اہمیت کا صحیح احساس نہیں پیدا نہیں ہوا ۔ یہ احساس پیدا کرانا بچیوں کی ماؤں اور ناصرات الاحمدیہ کی سیکرٹریوں کا کام ہے ۔ اس سلسلہ میں ہمارے آقا کا فرمان ہے :۔

" اگر آپ اپنے بچوں کو اس قسم کی تربیت دے دیں گی تو ایک طرف تو جماعت کی ضرورتیں پوری ہو جائیں گی اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ کی مزید رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کی آپ وارث ہوں گی ۔ پھر ان بچوں کی دینی لحاظ سے بھی اچھی تربیت ہو جائے گی ۔

یہ بچے اس دنیا میں آپ کے لئے ایک ایسی زمین اور ایسا آسمان پیدا کریں گے کہ جن میں جب آپ زندگی گزاریں گی تو آپ کہہ سکیں گی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے کہ اگر تم چاہو تو ایسی زندگی گزار سکتی ہو کہ تمہارے قدم ہمیشہ جنت میں رہیں ۔ وہ جہنم کی طرف بڑھنے والے نہ ہوں ۔" (المصابیح)

عزیز بہنو ! غفلت ترک کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے گھروں کو جنت بنائیں اور اے بچیو ! خدا تعالےٰ کی خاطر ابھی سے قربانی کی طرف قدم اٹھائیں اور ایک اٹھنی ماہوار اللہ تعالےٰ کی خاطر پیش کریں ۔ تا اس کے ذریعہ اور قربانیوں کی توفیق ملے ۔ وقف جدید کا بجٹ ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں جس بچی نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ اب اپنا سالانہ چندہ ادا کرے ۔ ہر ماں کا فرض ہے کہ اپنے گھر کا جائزہ لے ہر سیکرٹری ناصرات اور صدر لجنہ کا فرض ہے کہ اپنے شہر، قصبہ اور گاؤں کا جائزہ لے کر اس چندہ کی جلد سے جلد ادائیگی کریں ۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو ۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

فدیۃ الصیام اور خدمت درویشاں

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہے خوش نصیبوں کو پھر ایک مرتبہ اس بابرکت مہینہ میں ارشاد خداوندی کے تحت روزہ رکھنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے ۔ اور وہ اپنے آقا و مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے مجاہدہ کر رہے ہیں ۔

جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے شریعت اسلامیہ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے ایام میں پورا کریں اور اگر اللہ تبارک و تعالےٰ نے کشائش رزق سے نوازا ہوا ہے تو وہ ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیۃ الصیام بھی دیتے رہیں ۔ اور ایسے ذی ثروت اصحاب جو روزہ رکھتے ہوئے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں ۔ تو یہ فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ ۔ ان کے لئے مزید ثواب کا موجب ہوگا ۔

ایسے اصحاب جو فدیہ کی رقم (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) دینا چاہیں وہ ناظر خدمت درویشاں کے نام جلد بھجوا دیں تا کہ نظارت مستحق اصحاب تک بروقت پہنچا سکے ۔

(ناظر خدمتِ درویشان ۔ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

" اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اپنا پورا زور لگاؤ پھر جو کمی رہ جائے گی وہ میں پوری کر دوں گا " (خلیفۃ المسیح الثالث)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ کے سولہویں اجتماع کے موقع پر نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور نصرت جہاں سکیم کا تفصیلاً ذکر کیا ۔ حضور نے فرمایا :۔

" میں نے مغربی افریقہ کے چھ ملکوں کے لئے ۱۸ ڈاکٹروں کا وعدہ کیا تھا اور یہ وعدہ پانچ سال میں پورا ہونا تھا ۔ لیکن ڈیڑھ سال سے کم عرصہ میں وہاں خدا کے فضل سے چودہ ڈاکٹر پہنچ چکے ہیں اور چار جلد ہی پہنچ جائیں گے ۔ اب ان ملکوں کی طرف سے ۱۹ مزید ڈاکٹروں کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالےٰ یہ تعداد بھی مہیا کرنے کی توفیق دے گا انشاء اللہ ۔"

یہ عظیم سکیم جاری ہو چکی ہے ۔ اور کام پورے زور سے شروع ہے مگر یہ بہت سے اخراجات بھی چاہتا ہے ۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت حضور نے " نصرت جہاں ریزرو فنڈ " کی تحریک جاری فرمائی ۔ جسے کامیاب بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے

حضور نے فرمایا :۔

" اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اپنا پورا زور لگاؤ ۔ پھر جو کمی رہ جائے گی وہ میں پوری کر دوں گا ۔ غلبۂ اسلام کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہے اس کا کروڑواں حصہ بھی ہم نہیں دے سکتے ۔ لیکن اللہ تعالےٰ کہتا ہے تم کروڑواں حصہ دے دو باقی میں خود دوں گا ۔"

خاکسار
سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

خریداران الفضل کے لئے ضروری اطلاع

مورخہ ۲۶ کے بعد اگر کسی خریدار کو بذریعہ ایجنٹ الفضل کا پرچہ نہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے ایجنٹ صاحب نے الفضل کا بل ادا نہیں کیا نہ نقد یا رقم ادا کی ہے اور نہ ادائیگی سے متعلق کوئی تسلی بخش جواب ہی دیا ہے ۔

(مینجر الفضل ربوہ)

پاکستان نے اسپین کو شکست دے کر عالمی ہاکی کپ جیت لیا

پاکستان کی فتح پر پوری قوم کا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے (صدر یحییٰ)

بارسلونا ۲۵ اکتوبر ۔ پاکستانی ہاکی ٹیم نے کل یہاں سپین کو ایک گول سے شکست دے کر پہلا عالمی ہاکی کپ جیت لیا ۔ آج فائنل میچ میں سپین کے خلاف واحد گول پاکستان کی طرف سے پہلے وقفہ کے ۲۶ ویں منٹ میں رائٹ فل بیک اختر الاسلام نے پنلٹی کارنر سے کیا ۔ سپین کی ٹیم گول برابر نہ کر سکی یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے پہلے پول بی کے میچوں میں سپین نے پاکستان کو دو کے مقابلہ میں تین گول سے شکست دے دی تھی ۔ عالمی چیمپئن ٹیم پاکستان نے آج فائنل میچ میں اس شکست کا بدلہ اتار دیا عالمی ہاکی کپ ٹورنامنٹ اس سال پہلی مرتبہ منعقد ہوئے تھے جن کے لئے کپ پاکستان نے پیش کیا تھا ۔ ٹورنامنٹ کے آخری نتائج کے مطابق پاکستان نے پہلی سپین نے دوسری اور بھارت نے تیسری پوزیشن حاصل کی ۔

صدر یحییٰ خان نے عالمی ہاکی کپ جیتنے پر پاکستانی ہاکی ٹیم کو دلی مبارکباد دی ہے اور کہا ہے کہ پاکستان کے کھلاڑیوں نے حسن شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اس پر پاکستانی قوم کو فخر ہے گورنر پنجاب لفٹننٹ جنرل عتیق الرحمٰن نے بھی اس شاندار کامیابی پر پاکستانی ٹیم کو مبارکباد دی ہے ۔ سپین میں پاکستانی کھلاڑیوں کی عظیم کامیابی پر ملک بھر میں مسرت و شادمانی کا اظہار کیا جا رہا ہے عوام نے پاکستان کی کامیابی کی خبر سن کر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا اور ہر میدان میں پاکستان کی کامیابی کے لئے دعا کی ہے ۔

درخواست دعا

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے عزیزم لفٹننٹ مبشر احمد صاحب آف پاکستان نیوی جو کہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بڑے صاحبزادے اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے پوتے ہیں پاکستان نیوی کی طرف سے مزید اعلےٰ تعلیم کے لئے انگلینڈ جا رہے ہیں ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو دینی اور دنیوی ترقی عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے ۔ آمین !